CS (MAIN) EXAM, 2010

Serial No. 326 | A–DTN–K–JM–23

URDU
(Compulsory)

Time Allowed : Three Hours | *Maximum Marks : 300*

INSTRUCTIONS

*Candidates should attempt **ALL** questions.*

The number of marks carried by each question is indicated at the end of the question.

Answers must be written in Urdu, unless otherwise directed.

In the case of Question No. 3, marks will be deducted if the précis is much longer or shorter than the prescribed length.

سوال نمبر ۱۔ حسبِ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تقریباً 300 الفاظ میں مضمون لکھیے۔ 100

(i) ہندستان میں دولتِ مشترکہ کھیلوں کا انعقاد

(ii) تعلیم کو روزگار سے جوڑنے کی اہمیت

(iii) جمہوری نظام میں میڈیا کا مقام

(iv) دہشت گردی کا سیاسی اور سماجی حل

(v) پارلیامنٹ میں عورتوں کا ریزرویشن بل

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل اقتباس کوغور سے پڑھ کر اس کے نیچے پوچھے گئے سوالوں کا جواب دیجیے۔ جوابات واضح، صحیح اور مختصر ہونے چاہئیں۔ $10 \times 6 = 60$

سولر انرجی جو انرجی حاصل کرنے کا جدید طریقہ ہے، ہمارے انرجی حاصل کرنے کے پرانے طریقوں پر انحصار کو کم کرنے کا واحد راستہ ہے۔ انرجی کے پرانے ذرائع وقت کے ساتھ مہنگے ہوتے جا رہے ہیں۔ سولر انرجی کا استعمال زمین کی آب و ہوا کے درمیان توازن پیدا کرتا ہے اور ''گرین ہاؤس'' کے اثرات کو کم کرتا ہے۔ سولر انرجی کے ان فوائد کے باوجود اس کا ابھی تک کوئی اطمینان بخش استعمال نہیں ہو رہا ہے اور نہ روایتی ایندھن کے متبادل کے طور پر اسے تسلیم کیا جا رہا ہے۔ یہ شاید اس لیے ہے کہ سولر انرجی کی تیکنیک زیادہ مہنگی ہے تاہم اس کے استعمال کو ممکن بنانے کے لیے کم خرچ کی تکنیک کی طرف بھی ہم آگے بڑھے ہیں۔ رفتار سست ہے لیکن متبادل سولر انرجی ہی ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی حکومت نے اہم قدم اُٹھاتے ہوئے جواہر لعل نہرو قومی سولر مشن متعارف کرایا ہے جو انرجی حاصل

کرنے کی طرف ایک مثالی قدم ہے۔

سولر انرجی سیکٹر روزگار فراہم کرنے کی طرف بھی ایک امید افزا قدم ہے۔ یہ سیکٹر ریسرچ اور ٹیکنیکل ایجادات کی طرف اٹھایا ہوا ایک بڑا قدم اس لیے بھی ہے کہ اس کے ذریعے اعلیٰ ماہرین کے لیے روزگار کے مواقع بھی فراہم ہوں گے۔

ایندھن کی پیداوار میں اگرچہ ہندستان کا دنیا میں چھٹا مقام ہے۔ پھر بھی ہم پاور کے بحران سے گذر رہے ہیں۔سولر پی وی ہی اس بحران کو کم کرسکتی ہے۔ یہ مکمل طور پر ایکوسسٹم کو قابو میں رکھے گا اور ایندھن کی پیداوار میں اضافہ کرے گا۔آج زیادہ تر لوگ سولر انرجی اور سولر انجینئرنگ سسٹم کو ڈزائن کرنے کے حق میں ہیں۔ اس انڈسٹری کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ جدید تیکنیک کا استعمال کرکے پیداوار کی لاگتوں میں کمی لائی جائے اور تجارتی قیمتوں میں اعتدال پیدا کیا جائے تاکہ اس کی قیمتوں میں کمی لائی جاسکے۔

ا۔ہمیں روایتی طریقوں سے حاصل ہونے والے ایندھن پر

اپنا انحصار کیوں کم کرنا چاہیے؟

۲۔ سولر انرجی کے استعمال کے کیا فائدے ہیں؟

۳۔ سولر انرجی کا استعمال ابھی تک کیوں مقبول نہیں ہوا؟

۴۔ سولر انرجی کو عام کرنے کے لیے کیا اقدام اٹھائے جا رہے ہیں؟

۵۔ سولر انرجی ہمارے نوجوانوں کے لیے اعلیٰ منصب کیسے فراہم کرا سکتا ہے۔

۶۔ سولر انرجی کی قیمتوں میں کس طرح کمی لائی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر ۳۔ حسب ذیل اقتباس کو ایک تہائی حصے میں اختصار سے لکھیے۔ عنوان طے کرنا ضروری نہیں ہے۔ کم الفاظ کا استعمال نہ کرنے پر نمبر کاٹ لیے جائیں گے۔ اختصار الگ سے دیے گئے کاغذ پر ہی لکھیں اور انھیں امتحان کی کاپی کے ساتھ اچھی طرح منسلک کر دیں۔ 60

اگر فن ہر عہد کو ظاہر کرتا ہے تو یقینی طور پر اُسے گذرے وقت کی سرحدوں کو توڑنا ہوگا اور پرانے تصورات کی سرحدوں کے خیالی ڈھانچوں کو ہٹانا ہوگا۔ زندگی ایک

بہاؤ کا نام ہے۔ اس کی رفتار انقلابی عوامل کے دوران تیز ہوتی ہے۔ جب تبدیلیوں میں تیزی آتی ہے۔ ایسے دور میں سماجی ضرورتیں تہذیب کے ارتقا پذیر رجحان پر دباؤ بناتی ہیں۔ ایک طرح سے پرانی جڑوں کو ڈھیلا کرتی اور پرانی و نئی جنم لینے والی چیزوں کے درمیان ایک دباؤ پیدا کرتی ہے۔ قدیم تہذیب کی وکالت کرنے والے تبدیلی سے ڈر کر جی توڑ کوششوں سے چیزوں کو جوں کا توں بنائے رکھنے کی سعی کرتے ہیں۔ جیسے ثقافت اور اخلاقیات کے محافظ ہوں اور نہ آنے والی ہر تبدیلی کو ٹالتے رہتے ہیں۔ اسے تبدیلی سے اتفاق کرنے والے نہیں چاہتے۔ وہ پرانے معیاروں اور اصولوں کو رد کرتے ہیں۔ سماجی تبدیلی ہر طرح کی تہذیبی شکل کی مانگ کرتی ہے۔ وہ اپنی ضرورتوں کو خود ظاہر کرتی ہے جسے قدیم عہد نے تشکیل دیا تھا۔ اب نئی طاقت اور نئی تکنیک کا استعمال نہیں کر پاتی اور نئی شکل اختیار کرنے میں نئے اصولوں کو منظور نہیں کرتی۔ اس سلسلے میں پرانی تہذیبوں سے اتفاق کرنے والے غیر مہذب اور یہاں تک کہ بربریت طریقوں کو اپناتے ہیں جنھیں ایک وقت انھوں نے خود رد

(Contd.)

کر دیا تھا۔ جب کوئی طاقت ارتقا پذیر نہیں رہ پاتی تو فنا ہو جاتی ہے۔ نیا سماج ہی تہذیب اور سائنس کی ہر سطح پر فنکار کی ترقی کے لیے مواقع فراہم کرتا ہے۔

آج صناعی سے بھر پور زندگی غیر منظم سماج کے ذریعہ بکھر گئی ہے۔ اس میں ہر قسم کی سرگرمیاں ایک دوسرے سے الگ ہوگئی ہیں۔ فلسفی سائنس داں سے اور فنکار انجینئر سے الگ ہوگیا ہے۔ ہر شخص ایک متحرک انفرادی زندگی کے بڑے جال سے نکل آیا ہے جہاں ہر کوئی ایک اہم معاونت کا حامل تھا اور معتدل پسند تھا جسے حسن اور رنگ کا بہترین امتزاج کہا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ دقت ہے کہ منظم مشن کو محض ایک مضبوط متناسب شکل سمجھنا چاہیے اور جنریٹر کو محض ایک متحرک ہوا اور دھوئیں کی مشین۔ انسان نے قدرت کو قبضے میں کرنے کے لیے بڑی شان و شوکت کے ساتھ اس طرح رہنا سیکھا جیسا کہ قدیم داستانوں میں پڑھنے کو ملتا ہے۔ آج مشین انسان کے ارتقا کی ایک منزل ہے۔ یہ عکس ہے انسان کی صلاحیتوں کا جس نے قدرت پر قابو پا کر اسے حاصل کیا ہے۔ یہ سلسلہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا

(Contd.)

کہ خود انسان۔ یہ جد و جہد حسن، لے، موسیقی اور رنگوں سے بھری ہوئی ہے۔

اگر انسان نے اپنی کمزوری سے مشین کو خود پر قابو پانے کی اجازت دی ہے تو یہ مشینوں کا قصور نہیں ہے۔ جس کا خود انسان موجد ہے اور اس نے اُسے بنایا ہے اور ختم بھی کیا ہے۔ لیکن قابو پانے کی یہ بھوک خود انسان کو بھی لے ڈوب رہی ہے۔ ریڈیو محض انسان کے پھیپھڑوں کی صوتی مشق نہیں ہے اور ٹیلی فون اس کے کان کی۔ ہوائی جہاز دیکھ کر ناگواری سے تیوری چڑھانا اور کھڑکھڑاتی گاؤں کی بیل گاڑی کسی بیوہ کی خودسوزی بھی نہیں ہے۔ یہ محض دقیانوسی تعصب ہے۔ ہل کی ایجاد بھی ایک طرح سے عہد ساز کارنامہ ہے جیسا کہ آج ٹریکٹر ہے۔ جدید آلات کو تشکیل دینے کی انسان کی کوشش رد کرنا سماجی تبدیلیوں کے اصولوں کو رد کرنے کے مترادف ہے۔ کوئی بھی سچا فنکار ان چیزوں کو رد کرنے کی ہمت نہیں کرسکتا۔ ایک فنکار حیاتیاتی عمل جیسی تخلیق کرتا ہے۔ یہ سوچ ہے میکسیکو کے رہنے والے فنکار رویرا ڈیوگو کی ہے۔ وہ کہتا ہے: جیسے ایک پیڑ پھول اور پھل

(Contd.)

دیتا ہے اور سال بھر کے کھوئے ہوئے پتوں وغیرہ پر نہیں
روتا، یہ جانتے ہوئے کہ نئے موسم میں وہ پھر پھل پھول
دے گا۔ فنکار صرف کیا ہے نہیں دیکھتا بلکہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ
کیا ہوسکتا ہے اور آگے کیا ہوگا۔ وہ امکانات پر یقین رکھتا
ہے۔

سوال نمبر۴۔ حسب ذیل انگریزی اقتباس کا اردو میں ترجمہ کیجیے۔

The world does not need extraordinarily talented people. It does not need highly skilled people either. It has plenty of super-intelligent people. We need ordinary people with extraordinary motivation. M.K. Gandhi was an ordinary man with amazing motivation to establish truth and justice. The Wright brothers were ordinary people with a dream of flying.

You can also achieve exceptional results if you are inspired with a higher ideal. Replacing 'inspiration' with 'information' has led to knowledge being viewed as drudgery rather than as pleasure. Education has degenerated to data being

(Contd.)

transmitted from teacher to the taught without igniting the minds of the young with a higher purpose.

How many of us wakeup inspired, looking forward to a day of service ? Who among us finds exhilaration in contributing to society ? Life changes magically from boredom to excitement when you are inspired to serve. You redefine norms and achieve the impossible, paving the way to outstanding success. You find happiness at work, not in escaping from it. Most importantly, you evolve spiritually and attain Godhood.

Inspiration gives ordinary people the courage and hope to make life better for themselves and for the posterity. Find inspiration and life will transform into an exciting adventure of self-discovery.

سوال نمبر ۵ ۔ حسب ذیل اقتباس کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے ۔ 20

آج سائنس کے سماجی فرائض کے بارے میں

بولتے ہوئے میں اُن چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا

(Contd.)

جونو جوانوں کے لیے نسبتاً آسان ہے لیکن بڑی عمر کے لوگوں کے سمجھنے میں دقت طلب۔ یہ اس لیے کہ نو جوان ایک خوبی سے واقف ہیں جو عام طور پر کچھ برسوں بعد کمزور پڑ جاتی ہے۔ وہ ہے سوچنے کی خوبی۔ یہ ایسی خوبی ہے جو سائنس کا بنیادی حصہ ہے اور جو نو جوانوں میں خاص طور پر دیکھنے کو ملتا ہے۔ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ بڑھتی عمر کے ساتھ یہ خوبی ماند پڑ جاتی ہے۔ پھر بھی یہ خوبی ہے جس کی آج کی ہماری بے چین دنیا کے سفر کے لیے ضروری ہے۔

پچھلی تین صدیوں سے سائنس کی ایجادات نے سماج پر اپنا گہرا اثر ڈالا ہے لیکن عام طور پر لوگوں نے یہ نہیں سمجھا کہ ہماری کائنات کو اس نے کیسے متاثر کیا۔ انھوں نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی۔ نیوٹن کے عہد سے انسان کو احساس ہوا کہ اگر تیکنالوجی سے جو کہ سائنس کی ایجادات پر منحصر ہے، آرام اور فائدے اٹھائے جا سکتے ہیں تب لوگوں نے جاننا شروع کیا کہ انسان سائنس کی مدد سے میڈیسن بنا کر زیادہ دنوں تک زندہ رہ سکتا ہے۔

لیونارڈو دی ونشی کے عہد سے لوگوں نے یہ سراہا کہ

سائنس جنگ پر فتح پانے میں مدد کر سکتی ہے۔ جیسے جیسے برس بیتے تیکنالوجیکل مادے کا ارتقا ہوا اور نئے علم کی مانگ تیز سے تیزتر ہوتی گئی۔ زیادہ سے زیادہ لوگ سائنس اور تکنالوجی کے ماہر بننے لگے۔

سوال نمبر ۲۔ (الف) حسب ذیل محاوروں اور کہاوتوں میں سے پانچ کا مطلب بتاتے ہوئے انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10

۱۔ نظر چرانا
۲۔ بغلیں بجانا
۳۔ پیر بھاری ہونا
۴۔ خاک چھاننا
۵۔ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی
۶۔ جوتیوں سمیت آنکھوں میں گھسنا
۷۔ ہاتھ پیلے ہونا
۸۔ دانت کھٹے ہونا
۹۔ اللہ کو پیارا ہونا
۱۰۔ عید کا چاند ہونا

(ب) حسب ذیل الفاظ اور فقروں میں سے کنھیں پانچ کا مفہوم لکھتے ہوئے انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10

۱۔ معرکۃ الآرا

۲۔ قیام و طعام

۳۔ جملہ معترضہ

۴۔ خس و خاشاک

۵۔ زہر آگیں

۶۔ راز و نیاز

۷۔ ہوش و حواس

۸۔ دلا و ر فگار

۹۔ ضربِ کلیم

۱۰۔ قبلہ و کعبہ

(ج) حسب ذیل تراکیب اور فقروں میں سے کنھیں پانچ کو عطف واؤ اور اضافت بغیر لکھنے کے بعد ان کے معنی لکھیے۔ 10

۱۔ قیدِ حیات و بندِ غم

۲۔ دودِ چراغ محفل

۳۔ سوز و ساز و درد و داغ و جستجو و آرزو

۴۔ تحقیق و تنقید و ترتیبِ متن

۵۔ موجِ ہوا پیچاں

۶۔ دشتِ تنہائی میں اے جانِ جہاں

۷۔ آتشِ نمرود

۸۔ کلیاتِ میر و سودا

۹۔ تاب و تب

۱۰۔ ابتدائے عشق میں درد و الم

(د) مندرجہ ذیل الفاظ میں سے پانچ کو واحد میں لکھیے۔ 10

۱۔ اساتذہ

۲۔ اخبار

۳۔ اطفال

۴۔ کتب

۵۔ اوزان

۶۔ بحور

۷۔ افکار

۸۔حکما

۹۔ادویات

۱۰۔طلبہ

☆☆☆